سیّد ابوالخیر مودودی (رحمۃ اللہ علیہ)

تراجم القرآن

اُردو میں معروف و غیر معروف تراجم قرآن کا شمار اسی (۸۰) سے زیادہ ہے۔ ازاں جملہ:

(۱) ترجمہ کلام اللہ بلا اسم مترجم۔ اس پر مرزا محمد ترک خاقان بہادر بن میرزا محمد نجف بہادر بن میرزا محمد کام بخش بہادر بن محمد شاہ عالم بادشاہ غازی کی مہر ہے۔

(۲) موضح القرآن، ترجمہ شاہ عبدالقادر دہلوی۔ یہ ترجمہ سب سے اول ۱۲۰۵ھ/۱۷۹۰ء میں شائع ہوا[۱]، پھر مطبع احمد ہگلی (کلکتہ) سے ٹائپ میں دو ضخیم جلدوں میں شائع ہوا۔ (پہلی جلد ۱۲۳۷ھ/۱۸۲۱ء میں نکلی، دوسری جلد ۱۲۴۵ھ/۱۸۲۹ء میں) پھر اس ترجمہ کا ایک اور ایڈیشن ۱۲۴۷ھ/۱۸۳۱ء میں نکلا، اس میں شاہ عبدالقادر صاحب کے اُردو ترجمے کے ساتھ شاہ ولی اللہ کا فارسی ترجمہ بھی تھا۔

(۳) ترجمہ شاہ رفیع الدین، طبع کلکتہ، ۱۲۵۴ھ/۱۸۳۸ء

(۴) ترجمہ بلا اسم مترجم، طبع لکھنؤ، ۱۲۵۶ھ/۱۸۸۹ء

(۵) قرآن مجید محشی بحواشی مولوی انور علی لکھنوی، طبع ۱۲۵۵ھ (آصفیہ نمبر ۱۰۳)

(۶) ترجمہ ابراہیم بن عبدالعلی، طبع آرہ (بہار)، ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء

(۷) قرآن مجید مترجم فارسی و اُردو، آصفیہ نمبر ۸ تا ۳۷

(۸) قرآن مجید مترجم و محشی، موافق مذہب اثناعشری وقف کردہ یکے از مخدرات لکھنؤ،

[۱] کہا جاتا ہے کہ شاہ عبدالقادر دہلوی کے ہندی (اُردو) ترجمۂ قرآن ۱۷۹۰ء سے پہلے شاہ مراد اللہ انصاری کا اُردو ترجمۂ قرآن ۱۷۷۰ء میں شائع ہو چکا تھا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: سیّد محبوب رضوی: قران مجید کا ایک قدیم اُردو ترجمہ، 'برہان' دہلی (جون ۱۹۶۷ء) ص ۳۲۹ (ایڈیٹر)

متخلص بہ شیریں، طبع ۱۲۹۱ھ

(۹) ترجمہ مولوی عبدالجبار غزنوی

(۱۰) ترجمہ ابوالفضل احسان اللہ عباسی

(۱۱) ترجمہ محمد فیروز الدین، سیالکوٹ، طبع ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء

(۱۲) ترجمہ...، طبعٔ دہلی، ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء

(۱۳) توضیحِ مجید، تفسیری ترجمۂ قرآن مجید، یہ ترجمہ واجد علی شاہ کے زمانہ میں ہوا تھا، طبعٔ لکھنؤ۔

(۱۴) قرآن مجید مترجم، طبع دہلی، ۱۳۲۱ھ (آصفیہ نمبر ۱۰۶)

ترجمہ قرآن (فارسی) طبع آگرہ، محشی بتفسیر حسینی، فارسی وتفسیر عباسی، اُردو (آصفیہ نمبر ۸)

ترجمہ قرآن (فارسی) در دو مجلد (آصفیہ نمبر ۶، ۷)

ترجمہ قرآن مجید، طبع طہران، ۱۲۸۹ھ (آصفیہ نمبر ۸۸)

ابنِ تومرت (متوفی ۵۲۴ھ) نے قرآن کا بربری میں ترجمہ کیا اور عربی کی بجائے بربری میں آذان دلوائی۔ بربر عام طور پر اس کو بربر قومیت کا نمائندہ اور علم بردار سمجھتے تھے۔ (ڈی او بری، فلسفۂ اسلام، ص ۲۴۹)[۱]

۱۹۳۶ء میں حکومت مصر نے ارادہ کیا تھا کہ قرآن مجید کا ایک نہایت صحیح اور مستند ترجمہ اجنبی اقوام میں شائع کرے تاکہ دنیا کی مختلف زبانوں میں اب تک جو تراجم بکثرت شائع ہو چکے ہیں اور جن میں بڑی بڑی فاش غلطیاں رہ گئی ہیں، ان کی اصلاح ہو سکے۔ اس مقصد کے لیے جامعۂ ازہر اور وزارتِ معارف دونوں کے باہمی اشتراک و تعاون سے ایک مجلس بنائی گئی، جس کے صدر شیخ عبدالمجید سلیم مفتی دیار مصر منتخب ہوئے[۲]۔ اس سلسلہ میں

---

۱ ڈی بور (De Boer) کی کتاب 'تاریخِ فلسفۂ اسلام'، لندن، ۱۹۶۱ء میں ہمیں یہ واقعہ (بربر زبان میں ابنِ تومرت کا اذان دلوانا) نہیں ملا۔ (ایڈیٹر)

۲ تفصیل کے لیے دیکھیے: جامع الازہر کا مجلّہ 'الازھر'، رمضان ۱۳۵۵ھ (۱۹۳۶ء) اور صفر ۱۳۵۵ھ۔ (بقیہ اگلے صفحے پر)

الہلال مصر نے اپنی ایک اشاعت میں (ان تمام تراجم کا ذکر کیا ہے)، جو اب تک دنیا کی مختلف زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

مشرقی زبانوں کے ترجمے:

کلام اللہ کے مشرقی ومغربی تراجم پر فرنچ مستشرق وکٹر شوون V.Chauvin استاذ جامعہ 'لیج' Leige نے فرنساوی زبان میں ایک کتاب لکھی۔ جس میں قرآن مجید کے متون مخطوطہ وتفاسیر مطبوعہ اور یورپی تراجم کے ان تمام نسخوں کا ذکر کیا ہے جو مشرق ومغرب میں طبع ہوئے ہیں۔ یہ کتاب سنہ ۱۹۰۷ء میں 'لائپسك' (Leipzig) (جرمنی) سے شائع ہوئی تھی۔ یہ کتاب مستشرق موصوف کی ایک وسیع الذیل تالیف کی دسویں جلد ہے، اس تالیف میں انہوں نے ہرفن سے متعلق ایک مجلد میں دس مختلف علوم وفنون کے عنوانات کے تحت عربی تصانیف کا ذکر کیا ہے، جو یورپ میں ۱۸۱۰ء سے ۱۸۸۵ء تک پچھتر برس کی مدت میں اصل یا ترجمہ ہو کے شائع ہوئیں۔ پروفیسر شوون نے قرآن کے حسب ذیل مشرقی تراجم کا ذکر کیا ہے:

بنگلہ:

(۱) بنگالی مسلمانوں کی مجلس علماء نے متحدہ کوشش (سے) تین جلدوں میں (ترجمہ کیا)، طبعت فی کلکتہ، ۱۳۰۰ھ-۱۳۰۴ھ/۱۸۸۲ء-۱۸۸۶ء

(۲) ترجمہ مولوی نعیم الدین وغلام سرور، طبعت فی کرابنہ، ۱۳۰۹ھ/۱۸۸۶ء

(۳) ترجمہ ابن محمد عبدالحق، طبعت، ۱۹۰۱ء

(۴) شاہ رفیع الدین صاحب کے اُردو ترجمہ کو ۱۳۴۹ھ میں بنگلہ زبان میں منتقل کیا گیا۔

(...بقیہ) پہلے شمارے میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے کہ ترجمۂ قرآن کے لیے کن کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ افسوس! جامعہ ازھر یہ مقدس مشن پورا نہ کر سکا، لیکن اس ترجمۂ قرآن سے متعلق یہ پرانا مسئلہ حل ہوگیا کہ دوسری زبانوں میں قرآن کا ترجمہ کرنا جائز ہے۔ ہم نے علمائے ازہر کے طے کردہ اصولِ ترجمہ کی روشنی میں مرحوم محمد اسد کے ترجمہ قرآن اور تفسیری نوٹس پر تفصیلی تبصرہ کیا تھا۔ دیکھیے: اسلامک کوارٹرلی، لندن، جولائی ۱۹۶۸ء۔ اس پورے تبصرہ کو یہاں شائع کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

(۵) ۱۹۰۸ء-۱۹۲۰ء میں (کلکتہ سے) ترجمۂ ریونڈ ولیم گولڈ سیک (Goldsack) کی اشاعت شروع ہوئی، طبعت وعلیہا حواشی، مترجم آسٹریلیا کی بپٹسٹ سوسائٹی کا مشنری ہے۔

تلنگو:

(۱) ترجمہ نارائن راؤ، ایم۔اے۔ایل۔ٹی، (لیکچرر گورنمنٹ کالج فار آرٹس، راج مندری ضلع گوداوری) یہ ترجمہ محمد علی لاہوری کے انگریزی ترجمہ سے کیا گیا ہے۔

(۲) ترجمہ ونکٹا رٹ نن، اس ترجمہ کا مدار بھی محمد علی لاہوری کا ترجمہ ہے۔ اس کے علاوہ سیل، پامر، راڈول، ڈاکٹر عبدالحکیم اور مرزا ابوالفضل کے انگریزی ترجموں سے بھی مدد لی ہے۔

طیالم:

ترجمہ ایس ان کرشن راؤ بی اے (اڈیٹر ماہ نامہ ''سہ گرو'' کوچین)

مرہٹی:

ترجمہ صوفی میر محمد یعقوب چشتی میابری، طبع بمبئی

تامل:

(۱) ترجمہ حبیب محمد القاکیری، طبع بمبئی، ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۸ء، ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء

(۲) ترجمہ وینکٹ رامن، ۱۹۳۲ء

گجراتی:

(۱) ترجمہ صوفی میر محمد یعقوب چشتی صابری، طبع بمبئی ۱۹۳۰ء، دو جلدوں میں

(۲) ترجمہ عبدالقادر، طبع بمبئی، ۱۲۹۵ھ-۱۲۹۶ھ/۱۸۷۸ء[1]

(۳) ترجمہ پروفیسر اصفہانی،[2] انفنسٹن کالج، بمبئی، حامل المتن دو جلدوں میں، حاشیہ پر تفسیری نوٹ ہیں۔ صحت اور زبان کے لحاظ سے یہ ترجمہ بہترین مانا جاتا ہے۔

[1] دوسری جگہ سیّد صاحب نے عبدالقادر بن لقمان لکھا ہے اور سنِ اشاعت ۱۸۷۹ء (اڈیٹر)

[2] دوسری جگہ لکھا ہے: ترجمہ محمد اصفہانی، طبع بمبئی، ۱۹۰۰ء (اڈیٹر)

(۴) ترجمہ حاجی غلام علی حاجی اسماعیل رحمانی، اڈیٹر راہِ نجات، بھاؤنگر۔ اس ترجمہ کا وصف یہ ہے کہ ایک صفحے پر اصل متن اور مقابل کے صفحے پر مترجم نے حروفِ متن گجراتی حروف میں لکھ کے ان کے نیچے ترجمہ درج کیا ہے۔

(۴) ترجمہ حافظ عبدالرشید، طبع دہلی ۱۳۰۶ھ، ۱۳۱۱ھ۔

سندھی:

(۱) ترجمہ عزیز اللہ متعلوی، طبع بمبئی، ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء

(۲) ترجمہ محمد صدیق، طبع بمبئی ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء

بہ قول بزرگ بن شہریار اولین سندھی ترجمہ الرا (الور واقعہ سندھ) کے راجہ مہروگ کی فرمائش پر ۲۷۰ھ/۸۸۳ء میں عراق کے ایک مسلمان تاجر نے کیا تھا۔ بزرگ بن شہریار کہتا ہے: 'مہروگ نے جس کا راج کشمیر اور پنجاب کے بیچ میں ہے اور جو ہندوستان کے بڑے راجاؤں میں سے ہیں، منصورہ کے والی عبداللہ بن عمر کو لکھا کہ وہ کسی ایسے آدمی کو اس کے پاس بھیجے جو سندھی زبان میں اس کو اسلام سے آگاہ کرے۔ منصورہ میں ایک عراقی مسلمان تھا جو سندھ میں پلا بڑھا تھا اور سندھی زبان میں دست گاہ رکھتا تھا۔ میں نے اس سے راجہ کی خواہش کا ذکر کیا، اس نے سندھی زبان میں تعلیماتِ اسلام پر ایک قصیدہ لکھ کر راجہ کو بھیج دیا۔ راجہ نے اس کو سفر خرچ بھیج کے بلوایا۔ وہ راجہ کے دربار میں تین برس رہا اور اس کی فرمائش پر سندھی زبان میں معانی القرآن لکھ دیئے۔ یہ ترجمہ سورۃ یٰسین تک ہوا تھا۔ (عجائب الہند، طبع لیڈن، ص۴)

پنجابی:

(۱) ترجمہ حافظ محمد بارک اللہ معہ ترجمہ فارسی، ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۲ء اس کا ایک نسخہ برٹش میوزیم لائبریری میں ہے، طبعت فی لاہور، ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء

(۲) ترجمہ ہدایۃ اللہ غازی، طبع لاہور، ۱۳۰۵ھ

(۳) ترجمہ شمس الدین بخاری، طبع امرتسر، ۱۳۱۲ھ

(۴) ترجمہ فیروز الدین، طبع سنہ ۱۹۰۳ء

پشتو:

پشتو میں اوّلین ترجمہ غالباً ۱۳۱۹ھ میں شائع ہوا۔

ہندی:

(۱) ترجمہ ریورنڈ ڈاکٹر احمد شاہ مشنری، ہمیر پور (یا راج پور، ۱۹۱۵ء)

(۲) ترجمہ شائع کردہ، خواجہ حسن نظامی، یہ ترجمہ خواجہ صاحب نے ہندی کے پانچ عالموں کی متحدہ کوشش سے مرتب کیا تھا۔ اس میں ایک ندرت یہ کی کہ ایک صفحے پر اورنگ زیب کے خطی قرآن مجید کا عکس، اس کے مقابل ہندی حروف میں ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ اور اس کے بعد پورے صفحے میں ہندی حروف اور ہندی زبان میں تفسیر ہے۔

(۳) ترجمہ شیخ محمد یوسف، اڈیٹر اخبار ''نور'' (قادیان) شیخ موصوف نے گورمکھی حروف میں بھی ایک ترجمہ شائع کیا تھا۔

سنسکرت:

رزاقی پریس کانپور سے ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء میں فلسکیپ سائز کے ۶۱۶ صفحات پر قرآن مجید کا سنسکرت لیتھوگراف ترجمہ شائع ہوا ہے۔

ترکی تراجم:

ترکی زبان میں تراجم کلام اللہ کے متعدد خطی نسخے یورپ کے کتاب خانوں میں محفوظ ہیں:

(۱) ترجمہ اسماعیل فرخ افندی و علیہ حواشی تفسیریہ مختصراً، طبعت فی قسطنطنیہ، ۱۲۸۲ھ-۱۲۸۶ھ/۱۸۶۵ء-۱۸۶۹ء

(۲) محمد خیر الدین کا ترجمہ، چار جلدوں میں، طبع بولاق، ۱۸۷۷ء

ارمنی تراجم:

(۱) ارمنی زبان میں (غالباً) پہلا ترجمہ ۱۸۰۲ء/۱۲۹۸ھ میں ہوا۔ اس کا ایک نسخہ برلن کے کتاب خانے میں ہے[۱]

(۲) ترجمہ امیر Amirchanganz، طبعت فی ورنہ، ۱۹۰۹ء، ۱۹۱۰ء

(۳) ترجمہ لورنز Lorenz، طبعت فی الاستانہ، ۱۹۱۱ء

(۴) ترجمہ کوربتیاں Kourbetian، طبعت فی ورنہ، ۱۹۱۲ء

عبرانی تراجم:

جیوش انسائیکلوپیڈیا (یہودی دائرہ المعارف) سے عبرانی میں بعض اجزائے قرآن کے ترجموں کا پتا چلتا ہے، سترھویں صدی میں یعقوب بن اسرائیل (م ۱۶۳۴ء) نے قرآن کا لاتینی سے عبرانی میں ترجمہ کیا۔

(۱) ترجمہ سلیمان بن جبرول اور میشل بن قصراتی الاسرائیلی، ۸۵۴، ۸۵۵، ۹۷۲، ۹۸۶، ۱۰۵۹ء

(۲) ترجمہ جیکب لیوی، متوفی، ۱۰۴۶ھ/۱۶۳۶ء

(۳) ترجمہ ریکن ڈرف (H. Reckendorf)، طبع Leipzig، ۱۲۷۳ھ/۱۸۵۶ء

(۴) ترجمہ ڈاکٹر جوزف رولن (Joseph Rivlin)، طبعت فی قدس ۱۹۳۲ء، یہ ترجمہ عبرانی یونیورسٹی اورشلیم کے زیرِ اہتمام کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر جوزف نے پہلی چار سورتوں کے ترجمے پر بیس سال صرف کیے۔

مکاسری: (جاوا کے قریب مکاسر نامی ایک جزیرہ ہے) اس جزیرے کی زبان میں دو ترجمے ہوئے:

---

[۱] دوسری جگہ سید صاحب (ابوالخیر مودودی) نے لکھا ہے: 'ارمنی زبان میں ۱۸۰۳ء میں ترجمہ ہوا، اس کا ایک قلمی نسخہ کتاب خانہ برلن میں ہے۔

(۱) ترجمہ ڈن سیلا (W.M. Donsellar)، طبعت راٹرڈم، ۱۲۷۸ھ/۱۸۶۱ء

(۲) ترجمہ بی، ایف، متھس (B.F. Mathes)

ملائی (جاوی کے علاوہ ملائی زبان بھی جاوا میں بولی جاتی ہے، اس کی ابجد عربی حروف ہیں)۔

(۱) ترجمہ ورنڈے (Werndly)، طبعت ۱۱۵۳ھ/۱۷۴۰ء

(۲) متھس کا مکاسری ترجمہ بھی ملائی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔

(۳) ترجمہ قرآن ملائی، اس کا خطی نسخہ مکتبہ لیڈن میں ہے، نمبر ۱۶۹۶ء۔ ملائی زبان میں تفسیر بیضاوی کا حامل المتن ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے۔

سواحلی:

ترجمہ 'ڈیل' Dal، طبعت فی لندن، ۱۹۲۳ء۔ یہ سرتاپا غلط ترجمہ مشنری سوسائٹی نے اس غرض سے شائع کیا تھا کہ مشرقی افریقہ کے سواحلی باشندوں میں مسیحیت کا پرچار کریں۔ اس کے جواب میں ایک ترجمہ زنجبار کے مسلمانوں نے شائع کیا اور دوسرا نیروبی کی انجمن اسلامیہ نے۔

جاوی:

(۴) ترجمہ نگار گاہ (Ngargah)، طبعت فی سمارنگ (Semarang)، ۱۹۱۳ء (Patavia)

(۱) ترجمۂ قرآن جاوی، اس کا ذکر جرنل ایشیاٹک، ۱۸۳۲ء/۱۲۴۸ھ، ج ۱، ص ۲۵۷، ۲۵۸، میں ہے۔

(۲) ترجمہ قرآن جاوی، طبعت فی بتاویا، ۱۸۵۸ء/۱۲۷۵ھ

(۳) ترجمہ اس کیزر S.Keyzer، طبعت ۱۸۶۳ء/۱۲۸۰ھ

بہرل نے جاوی زبان میں ایک قدیم ترجمے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد دوسرا ترجمہ

سمارنگ، ڈکری ابن یوکھنڈل نے سوسوصفحات کے اجزا میں 'بٹا دیا' سے ۱۹۱۳ء میں شائع کیا۔ اس کی طباعت غیر معمولی طور پر نفیس ہے۔ الفاظ متن پر حواشی بھی ہیں۔ یہ ترجمہ نگار گاہ نے کیا تھا۔ مترجم نے دیباچے میں اپنے آپ کو سلطان ترکی کا ''خادم'' بتایا ہے۔ نگار گاہ نے رومن کیتھولک مشرب بھی اختیار کرلیا تھا، بعد کو پھر مسلمان ہوگیا۔

برمی:

ترجمہ احمد اللہ (یوبا اوہ کے آئی ایچ)

ترجمہ رحمت اللہ، مبلغ اسلام، جمعیۃ علمائے برما، رنگون

انڈو چائنا:

ترجمہ احمد شاہ، طبعت فی کوینورسن، ۱۹۱۸ء

چینی:

(۱) ۱۹۲۷ء میں ایک غیر مسلم چینی نے راڈول کے انگریزی کو چینی زبان میں منتقل کیا۔ علماء نے مسلمانوں کو اس کے خریدنے کی ممانعت کردی۔ اس کے بعد ایک یہودی نے مولوی محمد علی لاہوری کے انگریزی ترجمے سے چینی ترجمہ تیار کیا اور شنگھائی سے شائع کیا۔ علماء نے اس کی بھی مخالفت کی۔ اس کے بعد ۱۹۳۳ء میں دو جید عالموں نے، جن میں سے ایک جامعہ ازہر کے تعلیم یافتہ ہیں، قرآن مجید کا چینی زبان میں ترجمہ کیا اور مختصر تفسیری حاشیے بھی لکھے۔ یہ پہلا ترجمہ ہے جو چینی مسلمانوں نے کیا اور تمام ملک میں مقبول ہوا۔

(۲) ترجمہ پاؤ چن چاک می Chinchokme، طبع شنگھائی، ۱۹۳۵ء

(۳) ترجمہ لوین جودھوا جو جز، طبع ۱۹۳۳ء

(۴) ترجمہ چن چنگ چاک Chinchokme، طبع ۱۹۳۵ء

(۵) ترجمہ لی چنگ، طبع ۱۹۳۷ء

جاپانی:

(۱) ترجمہ سکامولو (Sakamolo)، طبعت ٹوکیو

(۲) ترجمہ شیخ عبدالرشید ابراہیم

روسی:

(۱) روسی زبان میں پہلا ترجمہ ۱۷۷۶ء میں سینٹ پیٹرس برگ (پٹروگراڈ) سے شائع ہوا۔

(۲) ایف، کیبیا کوبا (F.Cabiykoba) ۱۸۷۷-۱۸۷۹ء

پولش:

(۱) ترجمہ بوش کیفو Buczackiego، طبعت فی وارسا، ۱۸۵۸ء۔

(۲) W.Koseiuszki، وارسا، ۱۸۵۹ء

ڈن مارک:

ڈنمارک کی زبان میں دو ترجمے مذکور ہیں۔

(۱) ترجمہ پڈرسن Pedersen، طبعت فی کوپن ہیگن، ۱۹۱۹ء

(۲) ترجمہ بوہل Buhl، طبعت فی کوپن ہیگن، ۱۹۲۱ء

انگریزی ترجمے:

ایک انگریزی ترجمہ قادیان سے ۱۹۱۵ء میں شائع ہونا شروع ہوا تھا، جس کا پہلا پارہ ایڈیسن پریس مدراس میں طبع ہوا۔ باقی ماندہ پارے نظر سے نہیں گزرے۔ (پیامِ امین)

پادری زویمر نے لکھا تھا کہ انگریزی زبان میں قرآن کے چودہ ترجمے ہوئے ہیں۔

انگریزی زبان میں تیسرا ترجمہ وہ ہے جس کا ذکر ببلیو اورئنٹس (Biblio Orients) میں ہوا ہے، یہ ترجمہ ۱۸۳۳ء میں 'سیرا مپور' میں حامل المتن طبع ہوا۔

(۱) اوّلین انگریزی ترجمہ ڈورے (Du Ryer) کے فرانسیسی ترجمے سے الیگزینڈر رَوس

(Alexander Ross) نے کیا، یہ عربی سے نابلد تھا اور فرانسیسی بھی پوری طرح نہیں جانتا تھا۔ اس لیے اس کا ترجمہ انتہائی ناقص ہے۔ (پیامِ امین)

"The AlCoran of Mahomat" ترجمہ الیگزینڈر رَوس Alexander Ross، اشاعتِ اوّل، لندن سے ۱۶۴۹ء میں، اشاعتِ دوم، لندن ہی سے ۱۶۸۸ء میں، اشاعتِ سوم امریکہ سے ۱۸۰۶ء میں۔

(۲) ترجمہ جورج سیل (George Sale)، حامل المتن، اشاعتِ اوّل[۱]، لندن سے ۱۷۴۳ء میں۔ سیل نے ایک طویل مقدمہ بھی لکھا ہے، جس میں تعلیماتِ قرآن اور صاحبِ قرآن کی سیرت پر گفتگو کی ہے۔ ۱۹۱۳ء تک اس کے چھبیس ایڈیشن شائع ہوئے، آخری ایڈیشن میں سر ڈینی راس[۲] نے جو ۱۹۲۱ء میں لندن کے مدرسہ لغات شرقیہ کے صدر تھے، اپنا مقدمہ شامل کیا ہے۔ ۱۹۲۹ء تک امریکا میں یہ ترجمہ آٹھ مرتبہ چھاپا گیا ہے۔

"سیل نے خود تسلیم کیا ہے کہ اس کے ترجمے کو نقائص سے پاک نہیں سمجھنا چاہیے۔" (پیامِ امین) راڈول نے لکھا ہے: سیل نے ترجمۂ قرآن میں مراکشی (Marracci) کے تتبع میں تفسیری فقرے متن میں لکھ دیئے ہیں اور سکسنی الفاظ کی بجائے اکثر لاطینی الفاظ استعمال کیے ہیں۔" (پیامِ امین)

(۳) راڈول .Rev. J.M. Rodwell M.A، (کا ترجمہ) پہلی مرتبہ لندن سے، ۱۸۶۱ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد ۱۸۷۶ء۔ ۱۹۰۹ء۔ ۱۹۱۱ء۔ ۱۹۱۳ء۔ ۱۹۱۵ء۔ ۱۹۱۸ء۔ ۱۹۲۱ء

۱۔ ممکن ہے کہ اس ترجمہ کے پہلے ایڈیشن (۱۷۴۳ء) میں قرآن مجید کا متن بھی شامل ہو، لیکن ۱۸۸۷ء اور اس کے بعد کی اشاعتوں میں قرآن کا متن نہیں ہے۔ دیکھیے: .Frederick Warne & Co، لندن اور نیویارک کا شائع کردہ ایڈیشن اس میں آنحضرت ﷺ کی خیالی سنہری شبیہہ بھی دی گئی ہے۔ نیز The Koran کے ساتھ Koran of Muhammed کے الفاظ بھی ثبت ہیں، جو بعد کی اشاعتوں میں حذف کر دیئے گئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

۲۔ سر ایڈورڈ ڈینی سن راس نے مقدمہ میں لکھا ہے: 'میں یہ بتانا نہیں چاہتا کہ سیل عربی زبان نہیں جانتا تھا۔ ہاں! میری یہ رائے ہے کہ اس کا موجودہ کام اس کی حقیقی تحقیق کے بارے میں ایک غلط تصور ضرور دیتا ہے۔ اور سیل نے مراکشی (Marracci) کو جو خراج ادا کیا ہے، وہ اس امر کے بتانے میں ناکام رہا ہے کہ سیل اپنی تحقیق میں کس حد تک مراکشی کا مقروض ہے۔' (ایڈیٹر)

میں لندن سے اس کے ایڈیشن شائع ہوئے۔ امریکا میں ۱۹۰۹ء میں چھپا۔ (قیل انہ غیّر الترتیب ورتب علی (وفق) النزول وترجم) ''راڈول نے یہ ترجمہ ترتیب نزول سور کے لحاظ سے کیا تھا۔ مارگیولتھ وغیرہ نے اس ترجمے کی بہت تعریف کی ہے[۱]'' (پیامِ امین)

(۴) ترجمہ ای، ایچ پامر (E.H. Palmer) ۱۸۸۰ء میں دو جلدوں میں (معہ مقدمہ، بسلسلہ ''مشرق کی مقدس کتابیں'' آکسفورڈ سے شائع ہوا، پھر لندن میں ۱۹۰۰ء میں، اس کے بعد ۱۹۲۸ء اور ۱۹۲۹ء میں لندن سے اس کے ایڈیشن نکلے۔ امریکا میں ۱۹۰۹ء میں چھاپا گیا۔

جورجی زیدان نے لکھا ہے[۲] کہ پامر (وفات ۱۸۸۳ء) کیمبرج کے اساتذہ میں سے تھا۔ اس نے عربی نحو میں کتاب لکھی۔ ایسے ہی دیوانِ بہاء الدین زہیر کو شائع کیا۔ اس نے قرآن مجید کا انگریزی میں[۳] ترجمہ بھی کیا۔

(۵) ترجمہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کرنالی، طبعت فی الهند، ۱۹۰۵ء

(۶) ترجمہ مرزا ابوالفضل، ۱۹۱۱-۱۹۱۳ء میں اصغر اینڈ کمپنی (الہ آباد) نے شائع کیا۔ انگریزی زبان میں یہ دوسرا حامل المتن ترجمہ ہے۔ پادری زویمر نے اس ترجمے کی تعریف کی ہے۔

(۷) ترجمہ مولوی محمد علی لاہوری ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی، امیر جماعت احمدیہ کا ترجمہ پہلی مرتبہ ۱۹۱۶-۱۹۱۷ء میں گریشم پریس ووکنگ (لندن) میں طبع ہو کر احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام کے اہتمام سے شائع ہوا۔ یہ تیسرا حامل المتن ترجمہ ہے۔ مترجم نے شروع میں مبسوط

---

۱ مارگیولتھ کا پیش لفظ بھی عمدہ ہے، جو اختصار کے باوجود پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ علامہ اقبال نے اپنے انگریزی لیکچرز میں قرآن مجید کی آیاتِ کریمہ کے جو انگریزی ترجمے دیئے ہیں، وہ راڈویل کے قلم سے ہیں، جسے 'Everyman's Library' ،لندن نے بار بار شائع کیا ہے۔ (ایڈیٹر)

۲ (انه كان) من اساتذه كيمبرج المتوفى ۱۸۸۳ء خلف كتاباً انكليزيا فى اصول نحو العربية و نشر ديوان بهاء الدين زهير مع ترجمة الانكليزيه على طرز... وله مولفات عديدة وله ايضاً ترجمة القرآن الى الانكليزيه (زيدان ۲/ ۱۵۰)

۳ اس انگریزی ترجمہ کی دوسری اشاعت میں پروفیسر نکلسن کا مقدمہ بھی شامل ہے۔ پامر پر تفصیلی معلومات پروفیسر آربری (Arberry) کی کتاب ''مشرقی مقالات'' (Oriental Essays، لندن، ۱۹۶۰) میں ملتی ہیں۔ (ایڈیٹر)

مقدمہ لکھا ہے اور جابجا تفسیری نوٹ لکھے ہیں۔ (پیامِ امین) اس کے (کئی) ایڈیشن نکلے۔ ۱۹۲۰، ۱۹۲۹ء میں۔ ادبی اعتبار سے بلند پایہ نہیں۔ ترجمے میں مہمل مطالب کے اسقام ہیں اور حواشی میں تاویلات رکیکہ۔ جامع ازہر میں یہ ترجمہ سرِ عام جلایا گیا۔

(۸) میرزا حیرت نے ۱۹۱۹ء میں اپنا ترجمہ شائع کیا۔ یہ سلیس انگریزی میں ہے اور مترجم نے جابجا تفسیری نوٹ لکھے ہیں۔ (پیامِ امین) عماد الملک نے بھی انگریزی میں قرآن کا ترجمہ شروع کیا تھا، مگر دس پاروں سے آگے نہ بڑھ سکا۔

(۹) ترجمہ غلام سرور ۱۹۳۰ء میں آکسفورڈ سے شائع ہوا۔ (اس سے پہلے ووکنگ لندن سے شائع ہوا تھا۔)

(۱۰) ترجمہ مارما ڈیوک پکتھال Pickthall، بلامتن ۱۹۳۰ء میں لندن سے اور ۱۹۳۱ء میں نیویارک سے شائع ہوا۔ پکتھال نے اپنے ترجمے میں توراۃ وانجیل کی زبان اختیار کی ہے۔ ترجمہ مکمل کرنے کے لیے سفر کیا۔ کئی مہینے قاہرہ میں رہے اور شیخ الازہر مصطفیٰ مراغی سے مشورے کیے۔ پکتھال نے خاص طور پر احمد الغمر اوی کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اوّل سے آخر تک ترجمہ پڑھا۔ غمر اوی انگریزی زبان میں صاحبِ دست گاہ ہیں۔ پکتھال نے اس ترجمے کا نام 'قرآن مقدس کے معنی'[۱] رکھا ہے۔ ہر سورہ کے ساتھ اس کی شانِ نزول اور مختصر مطالب لکھ دیئے ہیں۔ (پیامِ امین)

مسٹر پکتھال نے جامعہ ازہر کے پرنسپل (شیخ الازہر) علامہ مصطفیٰ مراغی کے زیرِ ہدایت اپنے ترجمے کی نظرثانی کی اور اس کام میں شیخ محمد الغمر اوی اور فواد سلیم بے الحجازی نے ان کا ہاتھ بٹایا۔ اور علمائے مصر کے ایما پر اپنے ترجمے کو ''معانی القرآن: تفسیری ترجمہ'' سے موسوم کیا۔

قرآن کریم کے انگریزی تراجم میں (ایک دوسرا معروف) ترجمہ علامہ عبداللہ یوسف علی کا ہے۔ علامہ یوسف علی انگریزی زبان کے مشہور ادیب اور دقیق النظر اہلِ قلم ہیں۔

---

[۱] لفظ 'مقدس' کے بجائے 'Meaning of the Glorious Quran' لکھا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

ترجمے کے ساتھ علامہ موصوف نے تفسیری نوٹ بھی لکھے ہیں۔ ترجمے کی زبان بے حد شیریں ہے اور تفسیری نوٹ تحقیق و نکتہ وری سے رقم ہوئے ہیں۔ اس ترجمے کا پہلا پارہ ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا۔ ۱۹۳۸ء میں پورا قرآن: متن و ترجمے کے ساتھ لاہور کے مشہور ناشر شیخ محمد اشرف نے پورے اہتمام سے شائع کر دیا۔

(۱۱) منتخبات من القرآن، ایڈورڈ لین (E. Lane)، المتوفی ۱۸۷۶ء۔ جورجی زیدان نے لکھا ہے: ایڈورڈ لین (E.Lane) (وفات ۱۸۷۶ء) انگریز مستشرقین میں سب سے بڑا اسکالر ہے۔ اس کا خاص کام عربی زبان ہے۔ پہلے ریاضی میں کمال حاصل کیا۔ کیمبرج یونیورسٹی میں داخل ہونا چاہتا تھا، لیکن جسمانی کمزوری کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا۔ (مشرق کا) سفر اختیار کیا۔ مصر میں تین سال قیام کیا، اہلِ مصر کے رسم و رواج کے بارے میں کتاب لکھی۔ قیامِ قاہرہ کے چند سالوں میں لوگوں سے ملتے جلتے رہے، پھر مصر، اہلِ مصر، ان کے عادات و خصائل اور اخلاق و معاشرت پر لکھا۔ لیکن ان کی معروف تصنیف ان کی انگریزی-عربی قاموس ہے، جس میں اُنہوں نے تاج العروس اور لسان العرب (جیسی بنیادی) کتابوں پر اعتماد کیا۔ افسوس! اس قاموس کو مکمل نہ کر سکے۔ ان کی وفات کے بعد یہ کام ایک کمیٹی کے سپرد ہوا، جس نے اسے تین ہزار صفحات میں پورا کیا اور ایڈنبرا سے کئی سال میں اس کی اشاعت مکمل ہوئی۔ ۱۸۶۳ء میں اس کی پہلی جلد شائع ہوئی، پھر دوسرے اجزاء۔ شروع میں ایک تفصیلی مقدمہ ہے۔ اس کتاب کے علاوہ اُنہوں نے تین جلدوں میں الف لیلیٰ کا ترجمہ بھی شائع کیا۔[۱]

---

۱ لین کے کام پر یہ تبصرہ جورجی زیدان نے الہلال میں کیا تھا، جس کا اوپر ترجمہ دیا گیا ہے۔ سیّد صاحب مرحوم نے جورجی زیدان کا تبصرہ نقل کیا ہے:

'ھومن اعظم مستشرقی الانکلیز، وشغله خاص باللغة العربية، نبغ اوّلا فی الرياضيات وكان فی العزم ادخاله جامعة كيمبرج، لكنه احس بضعف فی بنيته، فتحول الى الاسفار فنزل مصر، اقام فيها ثلاث سنين، الف فی اثنائها كتاباً فی وصف مصرلم ينشر، وانمانشر بعد ذلک كتاب الفه عن آداب المصريين وعاداتهم، بعد ان قضى اعواماً عديدة فی القاهره و اختلط باهلها وعاشرهم، و درس احوالهم وهو احسن كتاب فی موضوعه مع دقة الوصف، عن كل مايتعلق بمصر واحوالها واهلها

(بقیہ اگلے صفحے پر...)

(۱۲) ترجمہ مولوی عبدالماجد دریابادی۔

(۱۳) بل (Bill, Richard)، ایڈنبرا، ۳۹-۱۹۳۷ء

(۱۴) آربری (A.J.)، لندن، ۱۹۵۵ء (ط جورج ایلن اور انون (George Allens & Unwin)

(۱۵) این۔داؤد (N. Dawood)، لندن ۱۹۵۶ء (Penguin Books)[1]

جرمن ترجمے:

(۱) ترجمہ شویگر (Schweigger) طبعت فی نورم برگ (Nurnberg) ۱۶۱۶ء، ثم طبعت بعد ذلک فی ۱۶۲۳ء، ۱۶۵۹ء، ۱۶۶۴ء میں۔ کہا گیا ہے کہ یہ انڈریا اور اوابن کے اطالوی ترجمے کا جرمن ترجمہ تھا اور انڈریا کا اطالوی ترجمہ خود ببلنڈر کے لاتینی ترجمہ کا ترجمہ تھا۔

(۲) ترجمہ ڈیوڈ نارٹر (David Nerreter) طبعت فی نورم برگ (Nurnberg) ۱۷۰۳ء

(۳) ترجمہ فریڈرک مگرلین (Fredrik Megrlin) طبعت فی فرنک فورٹ (Franckfurtem) ۱۷۷۲ء

(۴) ترجمہ بوئی سن C.Boysen طبعت فی ہال (Halle) ۱۷۷۳ء

’وهی اوّل ترجمة المانية نقلت مباشرة من الاصل العربی. وقد أعد

(...بقیہ) وعاداتهم واخلاقهم فی عصره واشهر مولفاته قاموسه العربی الانكليزی (معجم لين) وهو اكبر المعاجم العربية للمستشرقين، فكان تعويله على تاج العروس و لسان العرب، لكنه لم يستطع اتمامه فی حياته، فاتمته لجنة بعد مماته، فبلغت صفحاته اكثر من ۳۰۰۰ صفحة كبيرة مزدوجة، واستغرق طبعه بضع عشر سنه (۱۸۶۳-۱۸۹۳ء). فی ابدنيرج، صدر الجزء الاوّل منه سنه ۱۸۶۳ء، ثم صدرت سائر الاجزاء وفی اوله مقدمة ضافية فی اللغة واللغويين وابحاث مفيدة، وله ترجمه نفيسة لالف ليلة وليلة فی ثلاثه مجلدات و مقالات بالانجليزية عن الآداب اسلامية‘ (زيدان، ۲۸۸/۳، ۱۷۳/۴)

[1] انگریزی زبان میں ایک عمدہ ترجمہ وتفسیر مرحوم محمد اسد نے ۱۹۸۰ء میں جبرالٹر سے شائع کیا۔ اس کی پہلی جلد ۱۹۶۴ء میں ہالینڈ سے شائع ہوئی تھی، جس پر ایک تفصیلی تبصرہ ’اسلامک کوارٹرلی‘، لندن (جولائی ۱۹۶۸ء) میں شائع ہوا تھا، جسے اب المعارف میں شائع کیا جارہا ہے۔ (ایڈیٹر)

طبعها ونقلها فول Whal ۱۸۲۸ ء - یہ پہلا جرمن ترجمہ ہے جو اصل عربی سے کیا گیا۔ ۱۷۲۸ء میں وہل Wahl نے تنقیح وتہذیب کے بعد اس کی مکرر اشاعت کی۔

تمام جرمن ترجموں میں یہ بہترین ترجمہ مانا جاتا ہے۔ مترجم نے حواشی بھی ثبت کئے ہیں۔ جی وہل (G.Whal) نے نظر ثانی کر کے اس ترجمے کو پینوار اور ۱۸۲۸ء میں اس کا نیا ایڈیشن شائع کیا۔

(۵) ترجمہ المان (Ullmann) طبعت فی کری فیلڈ (Crefeld) ۱۸۴۰-۱۸۵۳ء، ثم طبعت ثمان مرات (یہ ترجمہ آٹھ مرتبہ چھپا)۔ اس کا آخری ایڈیشن ۱۸۹۷ء میں نکلا۔

(۶) ترجمہ ہی ننگ (Henning)، جو ۱۹۰۱ء میں لیزگ میں شائع ہوا۔ جرمن زبان میں آج کل یہی ترجمہ رائج ہے (وهی المستعملة الآن عند الالمان)

(۷) ترجمہ Grigull، ۱۹۰۱ء میں 'ہال' میں چھپا۔

(۸) ترجمہ روکرٹ (Friedrich Ruckert) روکرٹ کے ترجمہ کردہ حصص قرآن کو آگسٹ ملر (August Muller) نے ۱۸۸۰-۱۸۸۸ء میں فرنک فورٹ سے شائع کیا۔ (زیدان نے لکھا ہے:) 'وصاحب هذا الترجمة مستشرق المانی یجید الشعر وقد ترجم الی الالمانیة دیوان الحماسة کما نقل کثیراً من شعراء العرب. ویقال ان ترجمته للقرآن لامثیل لها فی اللغات الاوربیة.' (روکرٹ جرمنی کا مستشرق ہے اور بہترین شاعر بھی۔ اس نے دیوانِ حماسہ اور اس کے علاوہ اور کئی عربی شعراء کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یورپی زبانوں میں اس کے ترجمۂ قرآن کی نظیر نہیں[۱]۔)

(۹) ترجمہ گرم (Grimme)، طبعت ۱۹۲۳ء

---

[۱] جرمن زبان میں قرآن مجید کا نیا تحقیقی ترجمہ وتفسیری نوٹس، رودی پاریٹ (۱۹۰۱ء-۱۹۸۳ء) کے قلم سے ہیں۔ رودی پیرٹ (Rudi Paret) نے تقریباً پچاس سال مطالعۂ قرآن کی نذر کیے اور قرآن مجید کے ترجمہ وتشریح کو خود قرآن مجید ہی کے الفاظ ومعانی کی روشنی میں کیا۔ اس مقدس سفر میں تفسیر طبری، زمخشری اور بیضاوی بھی دلیلِ راہ تھیں۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ اقبال نے اپنے انگریزی لیکچرز کی ایک کاپی رودی پیرٹ کو بھجوائی تھی، جس پر اس نے اقبال کو خط بھی لکھا تھا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: رودی پاریٹ پر محمد اکرام کا مقالہ، المعارف، دسمبر ۱۹۸۴ء

(۱۰) گولڈ اسمتھ (Goldschmidt)، طبعت فی برلین، ۱۹۱۶ء، ۱۹۲۳ء

(۱۱) ترجمہ Lange Johann، طبعت فی ہمبورگ، ۱۶۸۸ء

(۱۲) آرنلڈ (Theodor Arnold)، طبعت فی لیمگو (Lemgo)، ۱۷۴۶ء۔ یہ جورج سیل کے انگریزی ترجمے کا جرمن ترجمہ تھا۔

(۱۳) ترجمہ تھیوڈور کلامرتھ (M.Kilamroth)، طبعت فی ہمبورگ۔ نزولی ترتیب پر پچاس قدیم سورتوں کا ترجمہ 'ڈائی فون زک اسٹشٹن سودن' کے نام سے ۱۸۹۰ء میں ہمبرگ سے شائع ہوا۔

(۱۴) وائل، طبعت ۱۸۲۸ء

''مشہور جرمن مستشرق ایچ، ایل، فلے شر (H.L. Fleischer) نے بھی جرمن زبان میں قرآن کا ترجمہ کیا مگر شائع نہ ہوسکا۔'' (پیامِ امین)

''ڈاکٹر نول ڈِکی (Dr. NoldeKe) کا خیال ہے کہ جرمن ترجمے انگریزی ترجموں کے برابر اچھے نہیں ہیں۔ الاستاذ نول ڈکی نے 'تاریخ القرآن' جرمن زبان میں لکھی۔ یہ کتاب ان کی اہم تالیفات میں شمار ہوتی ہے۔ جورجی زیدان نے لکھا ہے کہ وہ سامی زبانوں پر (کام کرنے والے) زندہ مستشرقین کا سردار ہے۔[۱]

احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام نے بھی ایک جرمن ترجمہ تفسیری حواشی کے ساتھ برلن سے ۱۹۳۸ء میں شائع کیا۔'' (پیامِ امین)

''جرمن زبان میں قرآن کا پہلا ترجمہ مشہور جرمن مصلح مارٹن لوتھر (Martin Luther) نے کیا جو پروٹسٹنٹ فرقے کا بانی ہے، لوتھر ۱۰ر نومبر ۱۴۸۳ء کو پیدا ہوا۔ اس نے اندلس میں عربی زبان سیکھی اور اطالوی جامعات میں تعلیم پائی۔ ان جامعات میں اس زمانے میں ارسطو کا فلسفہ پڑھایا جاتا تھا اور عربی زبان داخلِ درس تھی۔ قرآن کے اثر سے لوتھر نے اصلاح کا عزم

---

[۱] استاذ نول وکی (Theodor Noeldle Ke) رتب فی الالمانیہ تاریخ القرآن وهو من اهم مولفاته، وهو عمدة المستشرقين الاحياء فی اللغات الساميه

کیا۔ لیوس مراکشی (Lewis Maracci) نے قرآن اور لوتھر کے اصول بت شکنی میں تطبیق دی ہے۔ جرمن پادریوں کے نزدیک لوتھر درپردہ اسلام پھیلانے کا مجرم تھا۔'' (پیامِ امین)

جرجی زیدان نے ۱۸ اور ۱۹ ویں صدی کے سب سے قدیم ترین مستشرقین اوران کی اہم تالیفات کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلے میں ۱۶۱۳ء میں لائڈن میں عربی زبان کے قواعد پر اریانیوس کی کتاب شائع ہوئی اور ۱۶۲۵ء میں تاریخ میں ابنِ عبید کی کتاب 'المکین' اور اس کا لاتینی ترجمہ شائع ہوا اور ۱۶۰۴ء میں قرآن مجید کا لاتینی زبان میں ترجمہ شائع ہوا۔ ۱۸۶۳ء میں پروفیسر غولولہ (Gottwaldt) نے قازن سے کلاسیکی عربی کے معلقات اور قرآن مجید کی معجم شائع کی۔ اور حمزہ اصفہانی کی کتاب ''ملوک الارض والانبیا'' اوراس کا لاتینی ترجمہ شائع کیا گیا۔[۱]

فرانسیسی ترجمے

(۱) ترجمہ ڈی رویر[۲] De Ryer طبعت فی باریس ۱۶۴۷ء، ۱۶۴۹ء، ۱۶۵۱ء، ۱۶۷۳ء، ۱۶۷۲ء

رأس نے اس کو ۱۶۴۹ء میں فرانسیسی سے انگریزی میں نقل کیا۔ اور گلاس میکر (Glaze Maker) نے ڈچ زبان میں منتقل کیا۔ جو ۱۶۵۸ء میں شائع ہوا۔ اسی ڈچ ترجمے کو لانگی نے ۱۶۸۸ء میں جرمن زبان میں منتقل کیا۔ پھر ۱۷۱۶ء میں اسی ڈچ ترجمہ کا ترجمہ روسی زبان میں ڈیمڑیوس نے کیا اور ۱۷۹۰ء میں فرنکین نے کیا۔

ڈی رویر (De Ryer) سترھویں صدی میں مصر میں فرانسیسی قنصل تھا۔ عربی اور

[۱] 'ذکر جرجی زیدان فی بیان اقدم المستشرقین واھم اثارھم الی آخر القرن ثامن عشر و تاسع عشر، قال: بدؤابذلک من القرن السابع عشر، فظھر اوّل کتاب فی قواعد اللغة العربیة لاریانیوس فی لیدن ۱۶۱۳ء، وطبع کتاب المجموع المبارک فی التاریخ لابن العمید المعروف بالمکین ۱۶۲۵ء مع ترجمة لاتینیة، ونقل القرآن الی اللغة اللاتینیة وطبع ۱۶۰۴'

نشر الاستاذ غولوله (J.M.E. Gottwaldt) معجماً للقرآن والمعلقات فی قازون ۱۸۶۳ء، ونشر فی بطرس برج تاریخ سنی ملوک الارض والانبیاء تالیف حمزة اصفھانی ونقله الی اللاتینیة (۱۱۸/۱ و ۱۱۹)

[۲] وطبعت کذلک فی لاھای فی السنوات ۱۶۸۳ء، ۱۶۸۵ء، ۱۷۱۹ء، ۱۷۲۳ء وفی امستردام فی السنوات ۱۷۳۴ء، ۱۷۵۶ء، ۱۷۷۰ء وقد نقلھا عنه 'رأس' الی الانجلیزیة فی سنه ۱۶۴۹ء ...

ترکی زبانیں بخوبی جانتا تھا۔قرآن کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا اور ۱۶۴۷ء میں پیرس میں طبع کرایا۔

یہ ترجمہ روٹن ان سس کے ترجمے سے بہتر ہے۔لیکن جورج سیل کا بیان ہے کہ اس کا ہر صفحہ غلطیوں سے پر ہے۔اور موسیو سیواری نے اس کو ''نثر غیر منظم و بے رونق'' بتایا ہے۔اور لکھا ہے کہ اس ترجمے کو دیکھ کر کوئی شخص یہ خیال نہیں کرسکتا کہ قرآن عربی زبان میں بے مثل (خدائی کتاب) ہے۔

(۲) ترجمہ سیواری (Savary)، طبعت فی باریس ۱۷۸۳ء، و امستردام ۱۷۸۶ء، ثم فی باریس فی السنوات ۱۸۲۱ء، ۱۸۲۲ء، ۱۸۲۶ء، ۱۸۲۸ء، ۱۸۲۹ء، ۱۸۹۱ء، ۱۹۲۶ء۔ سیواری[۱] کے بارے میں مشہور ہے کہ جب اس نے ترجمہ کا ارادہ کیا تو پہلے مصر آیا اور کئی سال یہاں رہ کر عربی زبان میں دستگاہ حاصل کی۔سیوری اپنے ترجمے کی جدید اشاعت کے موقع پر مقدمہ، صاحبِ قرآن کی سیرت اور عرب قبل اسلام پر کچھ نہ کچھ اضافہ کر دیتا تھا۔۱۸۸۲ء میں اس ترجمے سے اطالوی زبان میں ۱۹۱۳ء میں قستلانی زبان میں، ۱۹۱۱ء میں ارمنی زبان میں ترجمے کیے گئے۔

(۳) گارسن دی تاسی (Garsin de Tacy) کا ترجمہ ۱۸۲۹ء میں شائع ہوا۔

(۴) ترجمہ کازمیرسکی (Kasimirski) البولونی، اس نے ۱۸۷۰ء میں وفات پائی۔ وہ پولش تھا، اس نے قرآن کا فرنچ میں ترجمہ کیا۔ (۱۸۴۵/۴۰) ۱۹۰۹ء تک اس ترجمہ کے بیس ایڈیشن شائع ہوئے، پھر ۱۹۲۱ء اور ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا۔سلاست اور روانی کے اعتبار سے اس کا ترجمہ قرآن فرانس کے علمی حلقوں میں مشہور ہے۔کازمیرسکی پولینڈ میں پیدا ہوا۔فرانس میں توطن پذیر ہوگیا۔ وہیں اس نے مفید مشرقی کتابیں شائع کیں، خاص طور پر عربی اور فرنچ

[۱] ومعروف عن سیواری انه اقام بمصر سنوات طویلة واتقن اللغة العربیة، وکان کلما اعاد طبع ترجمة اضاف الیها شیئا جدیداً فی المقدمة فی السیرة النبویة وحیاة العرب قبل الاسلام وقد نقلت هذه الترجمة الی الایطالیة والی اللغة القسلانیة ۱۹۱۳ء، ثم الی الارمینیّه ۱۹۱۱ء

قاموس جو پیرس کے بعد مصر میں دو بڑی جلدوں میں شائع ہوئی[1]۔

کازرسکی مصر میں خدیو اسماعیل کے زمانے میں مطبع امیری کا ناظم اور ایران میں فرانسیسی کونسل کا ترجمان تھا۔ ۱۸۴۴ء میں اس کے ترجمہ قرآن کو کوقستلانی زبان میں منتقل کیا گیا۔ کلزہ نے ۱۸۴۴ء میں اطالوی زبان میں اس کا ترجمہ چھاپا، پھر دوبارہ اسی زبان میں ۱۹۱۳ء میں اس کا ترجمہ ہوا، نیکولف نے ۱۸۶۴ء میں اس کا روسی زبان میں ترجمہ کیا اور کوپٹشن نے ۱۹۱۱ء میں ارمنی زبان میں۔

(۵) ترجمہ جی پاتھیر (G. Pathier)، طبعت فی باریس ۱۸۵۲ء

(۶) ترجمہ فاطمہ زاہدہ ۱۸۶۱ء

(۷) ترجمہ ایڈورڈ مونتیر (E. Monter)، طبعت فی باریس ۱۹۲۹ء۔

مون تیر، جنیوا کی برن یونیورسٹی میں سامی زبان کا معلم تھا اور تفسیر بیضاوی، ابن جریر، زمخشری اور رازی کا درس دیتا تھا۔

'فروبؤ نے اس ترجمہ کا ترجمہ اطالوی زبان میں کیا جو ۱۹۲۹ء میں چھپا۔

(۸) ترجمہ مرڈروس (Mardrus)، طبعت فی باریس، ۱۹۲۶ء و ۱۹۳۱ء

(۹) ترجمہ لامش اور ابن داؤد طبعت ۱۹۳۱ء، یہ دونوں الجزائری مسلمان ہیں۔

''ایک فرانسیسی ترجمہ موسیو سالمان ریناش نے شائع کیا۔ فرانس کے نامور مستشرق ڈاکٹر مورس نے حکومت فرانس کے حکم سے فرانسیسی زبان میں قرآن کا ترجمہ شائع کیا۔ پیرس کی ایک مجلس علمی نے ۱۹۲۶ء میں قرآن کے ایک حصے کا ترجمہ ''لی قرآن'' کے نام سے شائع کیا۔''

(پیامِ امین)

---

[1] العلامة بيبرلتن كازمرسكى متوفى نحو ۱۸۷۰ء، ولد فى بولونيا واستوطن فرنسا ونشرفيها مطبوعات شرقية مفيدة اخصها معجمة للغتين العربية والفرنسوية الذى جدد طبعه فى مصر بعد الطبعة الباريزيه فى مجلدين ضخمين وقدنقل المصحف الى الفرنسوية وترجمته معروفة بدقتها وسلاستها، (زيدان، ۱۱۱/۱

لاتینی ترجمے:

یورپ میں قرآن کے ترجمے کا خیال سب سے پہلے فرانس کے مقام 'کلونی' کے ایک راہب پطرس ترابلس (م ۱۱۵۷ء) کے ذہن میں آیا اور اس نے قرآن کا لاتینی زبان میں ترجمہ کیا جو اس زمانے میں یورپ کی مشترکہ زبان تھی۔ بیان ہوا ہے کہ ترابلس کا یہ ترجمہ اپنے دو ساتھیوں: Herman of Dalmatia (جرمن) اور Robert of Retina (انگریز) کی مدد سے ۱۱۴۱ء میں مکمل ہوا[۱] اور چار سو سال تک ایک خانقاہ میں سربستہ رہا۔ یہاں تک کہ تھیوڈر بلنڈر (Bibliender) نے ۱۵۱۳ء میں باسل (سویزرلینڈ) سے چھاپ کر شائع کرا دیا۔ اس ترجمے کے دو ایڈیشن ۱۵۵۰ء اور ۱۷۲۱ء میں لائپ زک (اٹلی) سے شائع ہوئے، بعد کو اس لاتینی ترجمے سے جرمن، ولندیزی اور اطالوی زبان میں ترجمہ در ترجمہ کر دیا گیا۔

(۲) ترجمہ فادر لوئیس مراکشی (Father Lewis Marracci) طبعت فی پڈوا (اٹلی) ۱۶۹۸ء۔ اس کا ایک نسخہ کتاب خانہ آصفیہ میں ہے، نمبر ۱۰۲

لوئیس متعصب راہب اور پوپ انوسنٹ کا جلیس و ندیم تھا۔ حامل المتن اور تفسیری ترجمے کے ساتھ اس نے حاشیے (نوٹس) بھی لکھے تھے۔ اس کام میں اس نے چالیس برس صرف کیے۔ اس ترجمے کی نسبت جارج سیل نے لکھا ہے کہ عام طور پر وہ بالکل صحیح ہے، مگر عربی محاورے کا اس قدر خیال رکھا گیا ہے کہ آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا۔ تفسیری نوٹ مفید ہیں، لیکن جہاں اس نے رد کیا ہے، وہ غیر تسلی بخش اور بعض حالتوں میں غیر متعلق ہیں۔

جسٹس فریڈرک فروریپ (Justice F. Ferwerip) نے ۱۷۶۸ء میں پپ سے عربی متن لاتینی حروف میں شائع کیا۔ قرآن کا لاتینی ایڈیشن سب سے پہلے ۱۶۴۶ء میں امسٹرڈم (ہالینڈ) سے شائع ہوا تھا۔

[۱] تاریخ یورپ از ڈاکٹر تھیاچر اور ڈاکٹر شبوتی

ڈچ ترجمے:

(۱) پہلا ولندیزی ترجمہ شویگر (Schweigger) کے جرمن ترجمے سے تیار کیا گیا، جو ''عریش القرآن'' کے نام سے ۱۶۴۱ء میں ہم برگ سے شائع ہوا۔

(۲) ترجمہ گلاس (G.H. Glazermaker) طبعت فی لائڈن ۱۶۵۸ء، ۱۷۹۹ء۔ بعد کو اس کے چھ ایڈیشن نکلے، یہ ترجمہ ڈولیئر (Du Lyer) کے فرانسیسی ترجمے سے تیار کیا گیا تھا۔

(۳) ترجمہ زولنس (Zollens) طبعت فی بٹاویا، ۱۸۵۹ء

(۴) ترجمہ ڈاکٹر کےزر (Dr. Keizer)، (جو) جامعہ ڈیلفٹ (ہالینڈ) میں معلم قانون والکلام (ہیں)، طبعت فی ہارلیم (Haarlem) ۱۸۶۰ء، ۱۸۷۸ء، ۱۹۰۵ء، ۱۹۱۶ء

(۵) ترجمہ پیٹرز ماکر، اس نے اندلس جا کے عربی زبان سیکھی تھی اور اپنے ترجمہ کے ساتھ صاحبِ قرآن کی سیرت بھی لکھی تھی۔

(۶) محمد علی احمدی کا انگریزی ترجمہ بھی ڈچ زبان میں منتقل کیا گیا ہے[1]

ڈچ زبان کے ان چاروں ترجموں سے بہتر ایک ڈچ مسلمان فاضل کا ترجمہ ہے، جو ۱۹۳۰ء میں ہیگ سے شائع ہوا۔

سویڈش:

(۱) ترجمہ کروسنس ٹولپ (Crusenstolpe) طبعت فی اسٹاک ہالم ۱۸۴۳ء

(۲) ترجمہ ٹورن برگ (Tornberg) طبعت فی لند (Lund) ۱۸۷۲ء، ۱۸۷۴ء (پیامِ امین: ۱۸۷۴ء)

(۳) ترجمہ زیٹرٹین (Zettersteen) طبعت فی اسٹاک ہالم ۱۹۱۷ء

(۴) ۱۹۳۴ء میں ایک سویڈش ترجمہ مسٹر انوکلر (Uno Kuller) نے شائع کیا، مسٹر کلر

---

[1] كذلك نقلت الترجمة الاحمدية أخيراً الى اللغة الهولاندية (زيدان)

ووکنگ مشن (لندن) کے حلقہ بگوش ہیں اور مشن کے کارپردازوں کی مدد سے اُنہوں نے اپنا ترجمہ مرتب کیا ہے۔

بوہمین:

(۱) ترجمہ وس لے (Vesely) طبعت فی پروگ، ۱۹۲۵ء

(۲) ترجمہ نیکل (Nykl) طبعت فی پروگ، ۱۹۳۳ء

روسی زبان میں قرآن کے ایک ہی ترجمے کا سراغ ملتا ہے۔ یہ ترجمہ ۱۷۷۶ء میں پہلی مرتبہ سینٹ پیٹرسبرگ سے شائع ہوا[۱]

اسپینی اور پرتگالی ترجمے:

سپینش زبان میں اوّلین ترجمہ سورۃ المعراج کا ترجمہ ہے جو الفانسر دہم کی فرمائش پر ایک مسلمان طبیب ابراہیم نے کیا تھا۔

(۱) ترجمہ ڈی روبلس (De Robles)، طبع میڈرڈ، ۱۸۴۴ء

(۲) ترجمہ آرٹز (Ortiz)، طبع برشلونا، ۱۸۷۲ء

(۳) ترجمہ مرجیون ڈو (Murguiondo)، طبع میڈرڈ، ۱۸۷۵ء

(۴) ترجمہ براوو (Bravo)، طبع برشلونا، ۱۹۰۷ء

(۵) ترجمہ کاٹو Cata، طبع میڈرڈ، ۱۹۱۳ء، ۱۹۳۱ء، ۱۹۳۶ء

(۶) ترجمہ جوہانس انڈریاسن، طبعت، ابروگونین فی الاندلس، ۱۵۰۰ء

پرتگالی زبان میں پہلا ترجمہ ۱۸۷۲ء میں شائع ہوا۔

اطالوی ترجمے:

(۱) ترجمہ انڈریا دابین (Andrea Arrivabene)، طبعت ونیس ۱۸۴۷ء۔ یہ دہلی

---

۱ دائرۃ المعارف (انگریزی) کے نئے ایڈیشن، ج ۵، ص ۴۳۳ پر 'القرآن' کے نام سے جو مقالہ لکھا گیا ہے اس میں روسی تراجم میں اور نام بھی دیئے گئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

انڈرُ کے لاتینی ترجمے کا ترجمہ تھا۔ (''القرآنو دی مکمیٹو'' پیامِ امین)

(۲) ترجمہ کلزا (Calza)، طبع ۱۸۴۷ء

(۳) ترجمہ بن زیری (Banzeri)، طبع ۱۸۸۲ء، ۱۹۱۲ء، ۱۹۱۳ء

(۴) ترجمہ ویولانٹے (Violante)، طبع روما، ۱۹۱۲ء

(۵) ترجمہ برانسے (Branchi)، طبع ۱۹۱۳ء، نقلاً عن الفرنسیہ، فرانسیسی سے اطالوی زبان میں ترجمہ

(۶) ترجمہ فراکے (Faracossi)، طبعت ملانو، ۱۹۱۴ء۔ فراکے، رائل ٹیکنکل اسکول آف ملانو میں لغت عربی کا معلم تھا۔ اس نے مقدمۂ ترجمہ میں سابقہ ترجموں پر تبصرہ کے ساتھ ابوابِ قرآن پر بھی گفتگو کی ہے۔

(۷) ترجمہ فردجو (Frojo)، طبع باری، ۱۹۲۸ء، عن الفرنسیہ

(۸) ترجمہ بون لے (Bonilli)، طبع میلان، ۱۹۲۹ء

(بہ قول زیدان) 'بون لے نیلز میں مشرقی زبانوں کا معلم ہے، فارسی اور ترکی زبانیں خوب جانتا تھا'

متفرق ترجمے:

(۱) یونانی: پن تاتی (Pentatie)، طبعت ایتھنز، ۱۸۸۰ء، ۱۸۸۶ء، ۱۹۶۸ء۔ پنٹاتی اسکندریہ میں یونانی کونسل کا ترجمان تھا، اس نے فقہ میں بھی ایک کتاب لکھی ہے۔

(۲) البانی: ایک البانی مسلمان ا،م،ق

(۳) رومانی: ترجمہ ایسوپسکل (IsoPescul)، طبعت ۱۹۱۲ء

(۴) ہنگری: زوَمایرو کڈبون (Szedmayeretgeden)، طبع ۱۸۵۴ء

(۵) آسٹرین: (۱) گرسوں (Gerzon)،

(۲) زومابروگدیون (Szedmayeretgedeon)

(۶) بلغاری ترجمہ: ٹوموف وس کولف (Tomoveeshalev)، طبع صوفیا ۱۹۳۰ء

(۷) سرب زبان میں (MicoLubibratic)، طبعت فی بلغراد، ۱۸۹۵ء

پندرہویں صدی میں جان انڈریز (Johannes Andreas) نے بشپ بارسلونا اور حاکم ارگون کے حکم سے قرآن کا ارگونی زبان میں ترجمہ کیا۔ یہ مسلمان تھا اور علومِ دینی کا فاضل، ڈلمنشیا میں نصرانیت قبول کر لی۔ اس نے اپنے ترجمے کی شرح بھی لکھی اور کتب حدیث کا بھی ترجمہ کیا۔

(۸) بوہیمی: (۱) ترجمہ وسلے (Vesely)، طبعت فی پراگ، ۱۹۲۵ء

(۲) ترجمہ نیکل (Nykl)، طبعت فی پراگ، ۱۹۳۳ء

[(۹) اسپرانتو: اسپرانتو بیسویں صدی کی نئی زبان ہے، جسے آج دُنیا کے پندرہ کروڑ انسان باہمی رابطہ کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ اس نئی زبان میں قرآن مجید کے پیغام کو منتقل کرنے کا سہرا ہمارے فاضل دوست علامہ مضطر عباسی کے سر ہے۔ مضطر عباسی نے ۱۹۵۲ء میں مرحوم جامعہ عباسیہ (بہاولپور) میں اعلیٰ تعلیم مکمل کی۔ اس عہد میں مفتی محمد صادق اور مولانا عبیداللہ صاحب جیسے اصحابِ فکر ونظر جامعہ عباسیہ میں رونقِ بزم تھے۔ مضطر صاحب کی زندگی حرکت، غیرت اور اخلاص سے عبارت ہے، اور یہی وہ عطیۂ خداوندی ہے جو بہ قول اقبال:

پہناتی ہے درویش کو تاجِ سردارا

یہ حسنِ اتفاق ہے کہ وہ جامعہ میں میرے 'ہم سبق' تھے۔ البتہ وہ بعد میں 'صحرا' کی طرف نکل گئے اور ہم 'کوچۂ ہا' میں رسوا ہوئے۔[۱]]

[۱] ایڈیٹر